ہرج ہوگا۔ کیا تم نے انگریزی پڑھکر نوکری کرنا ہے۔ بس مت پڑھو۔ سری مہاستی جی مہاراج نے جو پرکرتی کی بڑی ہی بھدر یک اور سادے بہادانی ہیں۔ حسب الارشاد گوربانی جی مہاراج انگریزی پڑھنا فوراً ہی چھوڑ دیا۔

پوشیدہ نہ رہے کہ آپ کی سشیا (چیلی کی چیلی) سری سری دروپتی جی مہاراج آپکے جیون چرتر میں افسوس ظاہر کر کے لکھتی ہیں۔ اور میرا بھی اُن کی اِس رائے سے اتفاق ہے۔ کہ آپ نے اُسوقت انگریزی کی پڑھائی کو کیوں چھوڑ دیا! اگر آپ تھوڑا وقت بھی انگریزی کی پڑھائی پر صرف کرتیں تو اِس زمانہ میں جو ہر جگہ اس علم کا اسقدر زیادہ پرچار پایا جاتا ہے۔ آپ اسوقت بذریعہ انگریزی اپنے موثر و ہر دلعزیز لیکچروں کے انگریزی کے عالموں کے ہردوں میں بھی دیا۔ ستیہ۔ وغیرہ دھرم کے بیج بآسانی بو سکتیں۔ خیر اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے ہم شراوکوں کو چاہیئے کہ ان کے تصانیف کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے اُن کو انگریزی کے عالموں تک پہونچا دیں اور تمام سادھو مہاراج و سادھوی مہاراج اپنے ششوں کو اسطرف متوجہ کریں۔ تاکہ آئندہ کسی کی نسبت کسی افسوس کا موقعہ نہ مل سکے۔

پس آپ ان چاروں چترماسوں میں جو چیتن لوک پرلوک بندھ۔ اور موکھش آدی پدارتھوں کے سروپ کے وچار ہیں

اپنی بُدھی کو دوڑاتی ہوئیں جین مت کے شاستروں کے ابھیاس کا لابھ یتھا شکتی لیتی رہیں۔

کاتک شدی ۹
ویراگ کی وِردھی (ترقی) کا ذریعہ

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے ایک عرصہ کے لئے یہ ابھیگرہ (پرتگیا) دھارن کیا۔ کہ بعد غروب آفتاب کے آدشک پڑی کمن کرکے ایک آسن پر قریباً دو گھنٹہ بیٹھ کر نمتھو سوتر کی مالا پڑھنا اسی طرح جپ تپ نیم میں سمہ گزرتا رہا۔

ایک روز پچھلی راتری کے سمہ میں آپکو ایک خواب (سپن) حسب ذیل آیا۔ ایک وسیع (لمبا چوڑا) میدان ہے۔ اس میں نہایت خوشنما گول کلپ برکش کی ذاتی کا ایک درخت ہے جس کے نیچے میں یعنی پاربتی جی مہاراج پلنگ آسن سے یعنی چوکڑی لگائے ہوئے بیٹھی ہیں۔ اور اس درخت کے نیچے جتنی جگہ ہے اس پر کیسر۔ جاوتری۔ لونگ۔ بادام وغیرہ چھما چھم مانند مینہہ کے اِس درخت میں سے گر رہی ہیں۔ جس سے چت (دل) کو گویا بڑا آنند ہو رہا ہے۔

سری مہاستی جی مہاراج نے جاگنے پر بھی اپنے چت کو آنند بھرا ہی پایا۔ اور اپنے خواب کو یاد کرکے وچارا۔ کہ اِس کا

پس مجھے زیادہ تر دھرم کی شرن کے متعلق ہوگا۔ تب آپ نے
اپنی گورنی جی مہاراج کے چرنوں میں یہ عرض کی۔ کہ آپ دیس
بدیس وچر کر مجھے گیان اور کریا کے لابھ دلانے کی کرپا کریں۔
جس پر آپکی گورنی جی نے یہ کہا کہ مجھ سے تو بہار ہی نہیں
ہوسکتا۔ اسلئے میں تو یہاں ہی رہ سکتی ہوں۔ ان الفاظ
کے سنتے ہی سری متی پاربتی جی مہاراج سوچنے لگیں۔ کہ میں
نے گھر کے سنبندھی بھی چھوڑے۔ اور سنجم کا سمپورن انند بھی
حاصل نہ ہوسکا۔ تو کیا میری تمام زندگی یوں ہی پوری ہوگی
اس خیال سے آپ کو بڑا ہی فکر پیدا ہوگیا۔ اب آپ کوئی ایسا
اوپائے سوچنے لگیں۔ کہ جس سے آپ سوتنترا انوسار سنجم سہیت
دیس بدیس وچر کر اپنے جیون کو پراوپکار کرکے سپھل کرسکیں
اور من بانچھت مکتی کی منزل کو پاسکیں۔

کاتک شدی ۱۰

سری مہاستی جی مہاراج کا ایک بہتر پرچار

ان دنوں سری متی جیدیوی جی جوین سکھ جی جتی کی بہن دھرم
تھیں اور جو اپنی ہمشیرہ کے ہاں آگرہ میں رہا کرتی تھیں۔ ان کا
سری متی پاربتی جی مہاراج کے ساتھ پڑھنے سیکھنے کی وجہ سے

پریم بھاؤ بہت تھا۔ شریمتی جے دیوی جی نے آپ کے اوپدیش سے شریمتی سکھ دیوی جی کے پاس جو شری ناگرمل جی مہاراج کی سمپردائے کی آریا تھیں۔ دکشا بھی دھارن کر لی تھی۔

سمت ۱۹۲۹ بکرم میں آپ شریمتی جے دیوی جی کے اوپکار سے شریمتی سکھدیوی جی کے پاس، موضع بوہانا ضلع میرٹھ میں تشریف لائیں اور اس سال اُن آریاؤں کے ہمراہ وہیں چترماسہ کیا اس چترماسہ میں وہاں پر دیا۔ دان۔ تپ سنجم وغیرہ دھرم دھیان کا بڑا اوپکار ہوا۔ ویاکھیان ہوتے رہے۔ شروتا جنوں کی تعداد قریبًا سو سوا سو ہوتی تھی۔

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے ایک روز چند دھرم کے ہتیشی شراوکوں سے یہ دریافت کیا۔ کہ آپ بتلائیں۔ کہ جین میں کس کس سمپردائے کے سادھوؤں و آریاؤں کے آچار بیوہار کی سادھنا اتی سریشٹ ہے۔

اُنہوں نے عرض کی۔ کہ جین میں مورتی پوجک جینیوں کے ۸۴ گچھ ہیں۔ اور نرا کار پرمیشور دھیاتا جین مُنیوں کے ۲۲ ٹولے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل دو ٹولے زیادہ مشہور ہیں:۔

(۱) ماروواڑی شری پوج اودے چند جی مہاراج کا ٹولہ۔

(۲) پنجابی شری پوج امر سنگھ جی مہاراج کا ٹولہ۔

پس ان دونوں سمپردائیوں کے سادھوؤں و آریاؤں کا

آچار بیہار - وتر انوسار آنکرشتا (زیادہ) ہے۔

یہ سنکر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا - میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی اتی سریشٹ آچار اور اتی اُوتم بیہار والی آریاجی کو اپنی گورنی بناؤں۔ اور پھر اُن کی سرناگت ہو کر سنجم برتی کا پالن کروں۔ آپکی کیا رائے ہے؟ شراوک بولے آپ تو سُوتر انوسار سنجم پالن کرنے کے خود ہی سمرتھ ہیں۔ آپ کی لاج بھری سوم درشٹی اور آپکا سرل سبھاؤ ہی بتلا رہا ہے۔ کہ آپ بخوبی سنجم برتی کا نرباہ کرنے سمرتھ ہیں۔

اسپر شریمتی مہاستی جی مہاراج نے کہا کہ جین سوتر انوسار جین آگیا کے پالن کرنے والی آریا کے لئے تو یہی یوگ ہے کہ وہ کسی پرورتنی سریشٹ آچار والی گورنی کا سر پر ہاتھ رکھا کر اُن کے آنکس میں ہو کر بچرے۔

شراوک آپکا یہ بچن سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور بولے بیشک آپکا فرمان بجا ہے۔ آپ جیسے بھاگوان پرشوں کے لئے تو سوتروں کے انوسار ہی سنجم برتی پر چلنا یوگ (مناسب) ہے۔ اور ہم لوگ بھی ایسے ہی اُوتم پرشوں کے سیوک یعنے داس ہیں۔ جو جین سوتروں کے انوسار بھگوان کی آگیا کے ارادھک ہیں

پھر اُن شراوکوں نے سری مہاستی جی مہاراج کے چرنوں میں یہ عرض کی کہ شہر دہلی میں جو یہاں سے ۲۰ کوس ہے۔ سری سری مہاستی خوبان جی مہاراج دسری سری ستی میلو جی مہاراج دسری

سری ستی چنپا جی مہاراج جو دہلی والے بھائی روپ چند بانہ والہ جوہری کی لڑکی ہے۔ اور جس نے ابھی چھ ماہ ہوئے دکشا دھارن کی ہے۔ اِن تین آریاؤں کا چترماسہ ہے۔ اور وہ سری سری ۱۰۰۸ مہا بھاگوان پنجابی پوج سری سوامی امر سنگھ جی مہاراج کی سمپروائے کی آریاں ہیں اگر حکم ہو تو ہم اِسبارہ میں سری مہاستی خوبانی جی مہاراج کے چرنوں میں عرض کریں سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا۔ یہ ٹھیک ہے پس آپکا منشاء پاکر وہاں کے شراوکوں نے اُس کا ذکر سری مہاستی خوباں جی کے چرنوں میں کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

کاتک شدی ۱۱

آپ کا سری پوج امر سنگھ جی مہاراج کے سمپروائے میں شامل ہونا

لوہارا گاؤں کے چار شراوکوں نے دہلی جاکر سری مہاستی خوباں جی مہاراج کے چرنوں میں یہ عرض کی کہ سری سوامی رتن چند جی مہاراج کے ٹولہ کی ایک آریاجی آگرہ سے سری ستی سکھہ دیوی جی کے پاس تشریف لائی ہوئی ہیں اُن کا نام سری ستی پاربتی جی مہاراج ہے ان کا چترماسہ ہمارے گاؤں میں ہے آپ بڑی

ہی گنوان آ رہا ہیں اُن کے گنوں کا ورنن پورے طور پر کرنا ہماری لیاقت سے باہر ہے۔ اگر آپ ارشاد فرماویں۔ تو انہیں آپ کی سمپردائے میں شامل کرا دیا جاوے۔ وہ واقعی آپ کے ٹولے کا بعد آپ کا نام سورج کی طرح روشن کرنے کے لائق ہیں۔

سری مہاستی خوباں جی مہاراج اِن الفاظ کو سنکر بہت خوش ہوئیں۔ اور فرمایا ہم اُن کی انتظاری میں اسی جگہ ٹھہرینگی آپ انکو بعد ختم ہونے چترماسہ ادھر کو بہار کرا دیں۔ چاروں شراوکوں نے واپس آکر یہ سب ماجرا آپکو سنا دیا۔ پس بعد ختم ہونے چترماسہ کے شریمتی پاربتی جی مہاراج سری مہاستی خوباں جی مہاراج کے چرنوں میں حاضر ہو گئیں۔ جنہوں نے آپکو ایک گنوان آتما سمجھکر متی مگھر بدی ۱۳ سمت ۱۹۲۹ بکرم کو سری مہاستی تپسونی میلو جی کے نام پاٹھ پڑھا دیا۔ چنانچہ اسوقت سے آپ سنتہ دھرم کا اوپدیش کرتی ہوئیں دیس بدیس پھر کر لوگوں کے ہردوں سے متھیا اندھکار کا اس طرح ناش کرنے لگیں۔ کہ جیسے سورج اندھیرے کا کرتا ہے ؛

کاتک شدی ۱۲

سمت ۱۹۳۰ آپکا کا چترماسہ جموں رہا ہیں

سمت ۱۹۳۰ بکرم میں سری سری ۱۰۰۸ گیان کے بھنڈار کھمان کے ساگر مہاراج صاحب پوج امر سنگھ جی کی سمپردائے گرہن کرنے کے

بعد آپنے سری سری ستگیز خوباں جی مہاراج کے ہمراہ دہلی سے پنجاب کو بہار کردیا۔ اور رہتک - ہانسی - حصار - سرسہ - بیکانیر فرید کوٹ - زیرہ - پٹی - امرتسر - پسرور - اور سیالکوٹ وغیرہ وغیرہ متعلقات میں بچرتی ہوئیں سمت ۱۹۳۰ کا چترماسہ جموں ریاست میں کیا۔ اس چترماسہ میں آپ کی گورنی جی سری مہاستی میلو جی مہاراج نے ۳۳ دن کا ایک برت کیا۔ یعنی ۳۳ دن لگاتار ہی سوائے جل (پانی) کے اور کسی چیز کا نہ کھانا اور نہ پینا۔ سریتی پاربتی جی مہاراج نے بھی آٹھ روز کا ایک برت لگاتار ندکورہ طریق سے کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے تین تین چار چار دن کے برت بھی کئے۔ شراوک و شراوکہ جموں والوں نے بھی دیا- دان تپسیا- وغیرہ کا یتھا شکتی بڑا ادم کیا۔ اور بڑے اُتساہ سے چوماسہ ختم ہوا۔

جموں کا چترماسہ کرکے آپ وہاں سے سیالکوٹ - پسرور امرتسر جنڈیالہ اور دوابہ اور جالندھر کے گرد خارج میں پھر کر دھرم کا اوپدیش فرماتی ہوئیں ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور میں پدھاریں وہاں پر سری مہاستی خوباں جی مہاراج کو مرض دمہ کی شکایت ہوگئی۔ اسلئے آپ کا سمت ۱۹۳۱ کا چترماسہ اُن کی سیوا میں ٹانڈہ میں ہی ہوا۔

ضروری نوٹ :- کاتک شدی ۱۲ کو اٹھائیسویں تیرتھنکر دھرماوتار سری بھگوان ورد ماننہ جی مہاراج کو کیول گیان کیول درشن پرگٹ ہوا تھا- اسلئے اُس روز اُن کا جاپ ضرور کرنا چاہئے ۔

کانگ شدی ۱۳

آپ کا سمت ۱۹۳۱ کا چترماسہ ٹانڈہ میں

آپ جی کا چترماسہ سمت ۱۹۳۱ کا ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں ہوا جس میں آپ بیلے بیلے اوپارنا کی تپسیا (دو دِن متواتر کچھ نہ کھانا پھر تیسرے دن کھانا کھا کر پھر دو دن کا برت کر دینا) کرتی رہیں۔

آپ کی تحریری بحث دربارہ بھکشُ

(بھکشُ آتما رام جی سادھو سے)

وہ آتما رام جی جو کہ بعد ازاں سنبیگی ہوئے تھے۔ اور پہلے سری سوامی جیون رام جی مہاراج کے چیلے تھے۔ اِن دنوں ہوشیارپور میں موجود تھے۔ اُسوقت اِن کے مُکھ پر جین مذہب کا نشان چنہ (مُکھ بستر کا) بھی بدستور قائم تھی۔ مگر شردھا اُن کی مورتی پوجن (بُت پرستی) کی ہو چکی تھی۔ گو پیتامبری لباس کو ابھی دھارن نہیں کیا تھا۔ ان دنوں آپکی تحریری بحث جو بذریعہ خط وکتابت آتما رام جی سمبیگی ہوئی تھی۔ وہ ذیل میں درج ہے ❖

سوال آتما رام جی سمبیگی۔ اے سادھوی۔ تم اس بالی اوستھا میں سنجم کا بھار نبھا رہی ہو۔ اور بیلے بیلے اوپارنا کر رہی ہو۔

پرنت - تمکو ابھکش ابھکش کا تو گیان ہے ہی نہیں - جن کے کھانے سے مہا کرم بندھ ہوتا ہے - یتھا سوتر آوشک میں ۲۲ ابھکش کہے ہیں - اُن کو تم لوگ گرہن کرتے ہو - یدی تم کو پرلوک سدھارنا ہے - تو پہلے ابھکشوں کو تیاگ دو -

جواب از جانب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج - آوشک سوتر ہیں - میں نے تو کہیں بھی ۲۲ ابھکش لکھے نہیں دیکھے -

سوال آتما رام جی - آوشک سوتر میں تو نہیں ہیں - اِس کی نریکتی میں ہیں -

جواب سری مہاستی جی مہاراج - آپ نے تو آوشک سوتر لکھا تھا اس کا کیا کارن تھا - پہلے نریکتی کا ہی نام کیوں نہ لکھا - جب یہ بات آپ پر بخوبی روشن تھی - کہ آوشک کی نریکتی کو ہم نہیں مانتے ہیں تو پھر نریکتی کے بجائے دیدہ دانستہ سوتر آوشک لکھدیا - اس کا کارن کیا تھا -

خیر آپ لوگ تو نریکتی کو بھی مانتے ہی ہیں - اسلئے آپ پر افسوس ہے - کہ باوجود نریکتی کو ماننے کے بھی منجملہ ۲۲ - ابھکشوں میں کئی ایک کو کھا جاتے ہو - مثلاً وہاں سب قسم کی مٹی کو ابھکش لکھا ہے - تو کیا تم لوگ کان کا نکلا ہوا نمک سندھی وغیرہ نہیں کھاتے - اور بینگنے - وہاں آلو - ہلدی - ادرک وغیرہ سب قسم کے کند مول انت کا یہ کو بھی ابھکش لکھا ہے - تو کیا آپ سونٹھ اور ہلدی نہیں کھاتے ہو - اور کیا ہلدی - نمک سونٹھ

کو دال وغیرہ میں سے کسی خاص ترکیب سے نکالدیا کرتے ہو۔
اگر آپ ان ابھکشوں کے نکالے بنا ہی کھاتے ہو۔ تو آپ
خود ہی ابھکش کے بھکشن کرنیوالے ٹھہرے۔ اور وہاں مکھن کو
بھی ابھکش لکھا ہے۔ تو کیا آپ لوگ مکھن یا مکھن والی
چیز یعنے مکھن کا بنا ہوا گھی نہیں کھاتے ہو۔ اُمید ہے۔ پبلک
بھی آپ کے اس خیال پر ضرور ہنسیگی۔ کہ دیکھو مکھن جیسی اُتم
وستو کو بھی ابھکش لکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دراصل
بھکش ابھکش پر اچھی طرح سے غور ہی نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے
کہ آپ صرف مگھنی کے لکھے پر ہی ریجھ بیٹھے ہیں آپ کو مناسب تھا
کہ کسی پرمانیک (مستند) سوتر کا پرمان (حوالہ) دیتے۔
سوال - آتما رام جی - بھاتانگ سوتر کے چوتھے بھاگ میں مکھن
کو ابھکش لکھا ہے۔
جواب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج - بھاتانگ سوتر میں
مکھن کو ابھکش شبد سے کہیں نہیں لکھا۔
سوال - آتما رام جی - کیا تم نہیں جانتی ہو - کہ اس سوتر کے چوتھے
بھاگ میں چار مہا بگے لکھے ہیں - ۱ مانس - ۲ مدرا - ۳ شہد - ۴ مکھن
اب سمجھو اسجگہ مانس کے ساتھ مکھن لکھا ہے اسلئے مکھن بھی ابھکش ہوا۔

جواب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج - ملاحظہ ہو یہ بات تو آپ نے بڑی بھول
سے لکھی ہے۔ کہ کوئی اچھی چیز بھی کسی بُری کے ساتھ لکھنے سے ہی
بُری سمجھی جاوے - پبلک بھی آپ کی ایسی ناپائیدار دلیل کو

جو استیہ اور سوتروں کے وِرُدھ ہو۔ کیسے مان سکیں گی۔ کہ مکھن جیسی اُتم وستو بھی صرف اِس وجہ سے ہی ابھکش ہو گئی کہ اس کا ذکر مانس کے ساتھ آگیا۔ ذرا وِچار تو کرو۔ کہ اِسی جگہ اور کیا کیا پدارتھ لکھے ہوئے ہیں۔ وہاں حسب ذیل چار گئوَرَس وِگھے بھی تو درج ہیں:-

(۱) دودھ (۲) دہی (۳) مکھن (۴) گھی

اور حسب ذیل چار سنی گدھ بگھے بھی لکھے ہوئے ہیں

(۱) تیل (۲) گھی (۳) چربی (۴) مکھن

اب آپ بکش کو تجگر انصاف سے کام لیں۔ کہ کیا مکھن کے ساتھ کہ جس کو تم لوگ نرنیکتی کے انوسار ابھکش مان رہے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ جو پدارتھ اُشُدھ پدارتھوں کے ساتھ ورنن کئے گئے ہوں۔ اُشدھ ماننے چاہیئے۔ تو مکھن کے ساتھ دودھ دہی گھی بھی ابھکش ہو جائیگا۔ کیا تیل اور گھی کا ذکر مکھن اور چربی کے ہمراہ آنے سے وہ ہر دو اشیاء بھی ابھکش ہی ہو جائینگی۔ نہیں نہیں۔ اب جو ان چو بھنگیوں کا تات پریہ (اصلی مطلب) سوترانوسار ہے۔ وہ میں آپکو سناتی ہوں۔ سری مدبھگوان مہابیر سوامی جی مہاراج نے چار گئورس وگھے فرمائے ہیں۔ جنہیں گائے بھینس وغیرہ سے پیدا ہونے کا گن لیا گیا ہے۔ اور چار ہی سنیگدھ وگھے فرمائی ہیں جنہیں

چکنائی کا گن لیا ہے۔

اور چار ہی مہاوِگھے فرمائے ہیں۔ جن میں طاقت کا گن لیا ہے۔ پس گرو سے پیدا ہونے کے کارن تو مکھن گورس وِگھے میں رکھا گیا ہے۔ اور چکنائی کے کارن مکھن کو سنی گدھ وِگھوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اور اِس مکھن کو طاقت کے لحاظ سے مہاوگھوں میں رکھا گیا ہے۔

اب کہئے۔ مکھن کو ابھکش کس کارن سے مانا جا سکتا ہے۔ پس مکھن ہرگز ابھکش نہیں ہے۔ اگر آپ اِسکو محض اِس خیال سے ہی کہ یہ مانس کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ ابھکش مانتے ہو تو چربی کے ساتھ جو گھی اور تیل لکھا ہوا ہے۔ آپکو گھی اور تیل بھی ابھکش ہی ماننا پڑے گا۔

اِس کا جواب آتمارام جی نے کچھ نہ دیا۔ پس چترماسہ میں دھرم کا اودم وہاں کے بھائیوں نے یتھا شکتی اچھا کیا۔ اور آپنے بعد چترماسہ ختم ہونے کے ہوشیار پور کو بیہار کر دیا اور کئی شہروں میں دیا دھرم کا پرکاش کرتی ہوئی روپڑ پدھاریں۔ اور آپکا سمت ۱۹۳۲ کا چترماسہ روپڑ کا ہی منظور ہوا۔

کاتک شدی ۱۴

(آپکا سمت ۱۹۳۲ کا چترماسہ روپڑ میں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے سمت ۱۹۳۲ بکرم کا چترماس
روپڑ ضلع انبالہ میں کیا۔ وہاں کے شراوک اور شراوکہ کو دہرم
کی رُچی بہت تھی۔ آپ کے اُپدیش وہاں روزمرّہ ہوتے رہے۔

ناظرین !۔ یہ بات بھی قابل اظہار ہے۔ کہ ان دنوں میں
آتمارام سمبگی جو سوتروں (مستند کتب مقدسہ جین) کے
خلاف مورتی پوجن کو ایک مذہبی رسم قرار دیکر اس کو جین
میں رواج دینے کے لئے سرگرمی سے مشغول ہوئے ہی تھے۔
کہ ایک اور شخص اپنے آپ کو رِگ۔ یجر۔ شام۔ اتھرو۔
ویدوں کے انوسار (مطابق) چلنے اور چلانیوالا ثابت کرتا ہوا
دیس بدیس میں مورتی پوجن کی رسم کو ہانی کارک ثابت
کرکے از روئے وید کھنڈن کر رہا تھا۔ جسکا نام سوامی دیانند
سرستی تھا۔ جس نے اپنے اُپدیشوں سے یہ بخوبی ثابت کردیا
کہ مورتی پوجن ویدوں کے وِرُدھ (خلاف) ہے۔

پبلک اپنے تاریخی حالات پر بھی غور کرکے صحیح نتیجہ تک
پہونچ گئی۔ یعنی لوگ خود بھی سمجھنے لگے۔ کہ ہم لوگ جو ڈیڑہ
ہزار برس سے مصیبتوں پر مصیبتیں اُٹھا رہے ہیں۔ مثلاً تاریخ

ہند میں محمود غزنوی کا سترہ[۱۷] دفعہ آکر ہند کو لوٹنا اور خلقت کو تباہی کا جامہ پہنانا۔ مرد۔ عورت۔ بچّوں تک کو گرفتار کر کے غزنی میں لیجانا۔ دو۔ دو روپے کے عوض اُن کو عام نیلامی میں نیلام کر کے بیچ دینا یہ سب مورتی پوجا کے ہی پھل تھے تو پرلوک میں اُس کے پھل کسقدر ہونگے۔

پس لوگ بخوبی سمجھ گئے کہ مورتی پوجا نہ تو جین سوترون میں ہے۔ اور نہ ہی ویدوں میں۔ اور علاوہ ازیں اس میں نقصانات بھی بے شمار ہیں۔ اس لئے بہت سے تعلیم یافتہ اشخاص دیانند سرستی جی کے پیرو ہو گئے۔ اور جو دوراندیش جینی تھے۔ وہ جین منیوں اور شری مہاسنی پاربتی جی مہاراج کے اوپدیش سے آتمارام جی کے جال سے محفوظ رہے۔ اور کئی ایک پھنس بھی گئے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ سوامی دیانند نے جین کو بھی مورتی پوجا کے ہی مرض میں مبتلا پایا۔ تو اُس کا خیال جین کے حق میں بھی اچھا نہ رہا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اُس نے مورتی پوجک جین کو بُرا کہتے ہوئے جین پر جو بُت پرستی سے پاک تھے نہ معلوم کیوں ناجائز حملے کئے ہیں۔ چونکہ سوامی دیانند کا یہ خیال ناقدرشنی اور تعصب سے پاک نہ تھا۔ اسلئے سوامی جی اور اُس کے سماج کا تھوڑا سا حال بھی ذیل میں دیا جاوے امید ہے کہ پبلک تعصب کی عینک کو اوتار کر اِسے غور سے

پڑھیں گی۔

مجھے ایک دفعہ سوامی دیانندجی بانی آریہ سماج کے جیون چرتر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جس کو جگن ناتھ داس مرادآباد نواسی نے بنایا ہے۔

اور کھیم راج سری کرشن داس نے بمبئی میں اپنے سری وینکٹیشور چھاپہ خانہ میں سمت ۱۹۵۵ مطابق شکے ۱۸۲۰ء میں چھپاکر پرسدھ کیا ہے۔ اِس میں لکھا ہے کہ سوامی دیانند سرستی نے اپنا جیون چرتر آپ لکھکر رسالہ تھیوسفسٹ میں مُندرت کرایا تھا۔ جکو سمت ۱۹۴۵ میں دلپت رائے جگرانوں والے نے انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرکے لاہور میں چھپوایا۔ جس میں لکھا ہے کہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ میں جو آجکل دیانند سرستی کے نام سے پرسدہ ہوں۔

سمت ۱۸۸۱ بکرم کو علاقہ موروی میں جو کہ کاٹھیاواڑ کے صوبہ میں ہے۔ ایک اودیچ ذاتی کی برہمنی میں پیدا ہوا۔

سمیکھشک۔ برہمن کے پیدا ہوا۔ کشتری کے یا ویش کے پیدا ہوا۔ ایسا بولنے کا پرچار ہے۔ سوامی جی نے برہمنی میں پیدا ہوا۔ ایسا لکھا۔ اِس کا کیا کارن ہے۔ اور جو اپنا گانوں اور باپ کا نام پرسِدہ نہیں کیا۔ اِس کا کارن نامعلوم کیا ہے۔

پھر سوامی جی لکھتے ہیں۔ پانچ برس کی عمر میں میں نے ناگری

پڑھنی شروع کی اور میرے ماتا پتا نے اپنے گھر کی چال موجب گیت گان سکھلائے۔ اور آٹھ برس کی عمر میں یگیوپوت کرادیا اور یجروید کی سنگھتا پڑھائی پرارنبھ کر دی۔

"پھر شِو پوجا اور گانے بجانے سے نفرت کر کے سمت ۱۹۰۳ میں ۲۲ برس کی عمر میں سنیاسی ہونے کو ماتا پتا سے چوری نکل بھاگے۔ کیونکہ لالہ کنور دیال صاحب سبھاسد دھرم سبھا دہلی نے ۱۷ جون ۱۸۸۳ کے ویاکھیان میں جو لاہور کے ایک پتر میں چھپ چکا تھا۔ جس میں لکھا ہے کہ دیانند جی ذات کے کاپڑی یعنے بھاٹ تھے۔

گانا بجانا راس رچانا۔ آٹا مانگنا لیسے اِن کے کام تھے سمکشا شاید گانوں اور پتا کا نام نہ بتانے کا کارن یہی ہو۔ اور پھر صفحہ بیس میں سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ میں نے یہ وچار کیا - کہ میں سدا کیلئے مکتی ہونے کا اوپائے کروں۔ یعنی کس جگہ مجھے سدا کیلئے مکتی مِل سکتی ہے۔ اور کہاں سے کس دوارہ پراپت کر سکتا ہوں۔ کہ جن سے سدا کو چھٹکارا ہو۔ میرے من میں یہ درِڑھ سنکلپ ہو گیا۔ کہ میں اوش اِس سدا کی مکتی کو ڈھونڈونگا۔

کاتک شُدی ۱۵

ہمیشہ کی مُکتی کے وشے میں

سمکشا - اِس سے ثابت ہوتا ہے - کہ دیانند سرشتی بہت عرصہ تک مکتی کو سدا کیلئے مانتے رہے - اور اپنے گرنتھوں میں لکھتے بھی رہے - کیونکہ دیانند ترجما سکر جوالا پرشاد کرت جو سری وینکٹیشور سٹیم مینزال میں سمت ۱۹۶۲ شکے سمت ۱۸۲۷ میں چھپا ہے - اِس کی پرلیشٹ ۴۲۳ مکتی پر کرن میں لکھا ہے کہ سوامی جی نے بھاشی بھومکا پرلیشٹ ۱۱۱ و ۱۱۲ - پر آریہ بھی ونے پرلیشٹ ۱۶ و ۲۴ و ۵۴ پر ویانت وھوانت تواول پرلیشٹ ۱۰ و ۱۱ پر وید - وُردہ مت کھنڈن پرلیشٹ ۱۳ پر ست دھرم وچار پرلیشٹ - ۲۵ پر لکھا ہے -

کہ

مکتی کہتے ہیں - چھوٹ جانے کو سچدانند پرمیشور کو پراپت کر سدا آنند میں رہنا اور پھر جنم مرن آدی دُکھ ساگر میں نہیں گرنا - اِس کا نام مکتی ہے - پھر نہ معلوم کون سے کارن سے مکتی سے لوٹ آنا مان لیا ہے - میری رائے میں محکرہ ہے - کہ بعد ازاں وہ کسی بحث میں رُک جانے کی وجہ سے مکتی کو ایک قید خانہ اور وہاں سے واپس آنا

مان بیٹھے ہوں ۔ جیسا کہ بگن ناتھ داس مراد آباد نواسی اپنی
بنائی ہوئی مُکتی پر کاش پُستک جو مراد آباد میں لکشمی نرائن
یَنتر الیہ میں چھپی دوسری بار کی مارچ ۹۹ء جس کے صفحہ ۵
سطر اخیر سے صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں ۔ جس کی نقل یہ ہے ۔ پنجاب
دیس کے جالندھر نام نگر میں کسی مسلمان سے اُن کا شاستر
آرمبھ ہوا ۔ اور مسلمان نے یہ کہا کہ جو مُکتی سدا کو ہوتی ہے
اور مُکتی سے پُنر آبرتی نہیں ہے ۔ تو یدی ایک ایک کلپ میں
ایک ایک جیو بھی مُکتی ہوتا رہیگا ۔ تو کسی کال میں سمپورن
جیو مُکت ہو جاوینگے ۔ اور سنسار نشٹ ہو جاویگا ۔ تب
تمہارا ایشور بھی بیکار رہیگا ۔ اُس سمے سوامی جی کو اِس بات
کا کچھ اُتر نہ آیا اور اُنھوں نے امرتسر میں بابا نارائن سنگھ
وکیل سے یہ بات کہی کہ اب ہم مُکتی سے لوٹنا مانیں گے ایسا
مسلمانوں کے آکھشیپ کا کچھ اُتر نہ ہوگا ۔ یہ بات بابا نارائن
سنگھ جی نے سری مان منشی اِندر جی سے امرتسر میں جبکہ
اَنت منشی جی جموں کو جاتے تھے کہی کہ سوامی جی سے ایک
مسلمان نے مُکتی وِشے میں یہ آکھشیپ کیا اُس سمے اُن کو
اُس کا کچھ اُتر نہ آیا اس کارن سوامی جی کہتے تھے ۔ کہ اب
ہم مُکتی سے لوٹنا مانینگے ۔ منشی جی نے اس بات کے سُنتے
ہی بابا نارائن سنگھ جی سے کہا کہ یدی ایسا کرینگے تو
بہت بُرا کرینگے سمستے سرشٹوں نے مُکتی سدیو ہمیشہ

کے لئے مانی ہے۔ مکتی سے لوٹنا کسی نے بھی نہیں مانا اور
مکتی سے لوٹنا ماننے میں بہت دوش آتے ہیں۔ اور مسلمان
کے آکھشیپ کا اُتر تو سوگم ہے۔ کہ جیو انت ہیں۔ اور جو
انت ہے۔ اُس کا کبھی انت نہیں ہو سکتا۔ ندان سوامی
جی نے رِگ وید کے بھاش پُستک ۳۲ و ۳۳۔ انک ۱۶
و ۱۷ میں ست شاستروں اور سمست ودوانوں کے وِرُدھ
مکتی سے لوٹنا مانا۔ پس وہ سوامی دیانند سرستی شہر بشہر
پھر کر سبھائیں قائم کرتا تھا۔ جنکا نام آریا سماج رکھتا تھا
چونکہ اُسکی تعلیم آزادی کو لئے ہوئے عین زمانہ کے مطابق
تھی۔ اسلئے انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص جو پہلے ہی سے
عیسائیوں وغیرہ کی تعلیم سے آزادی کے خواہشمند ہو رہے
تھے۔ اور کھانے پینے کی رکاوٹوں اور ذات پات کے
بے حلیت بندھنوں کی پابندیوں سے بھی دِق تھے۔ اور پہاڑوں و
دریاؤں۔ مورتیوں کی پرستش اور کریا کرم۔ شرادھ وغیرہ
کو ہانی کارک تسلیم کرکے اُن کو واہیات بیکار
رہے تھے۔ جب سرستی جی نے اُن کے ان خیالات کو ویدوں
ہی کے انوسار کہہ کر اُن کو ویسی ہی تعلیم دینی شروع کر دی
کہ جو اُن کے دِلی خیالات کے عین مطابق تھی۔ تو انہوں
نے فوراً ہی اِن سماجوں میں اپنے نام درج کرنے شروع
کر دیئے۔ سرستی جی کے وعظوں سے تعلیم یافتہ اشخاص کا